آپ کی نگرانی میں تعمیر ہونے والا یہ مثالی ادارہ لوگوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ حتی کہ مدینہ منورہ کے گورنر شاہزادہ عبدالمجید نے اس کی فنی تعمیر سے متاثر ہو کر خصوصی ایوارڈ سے نوازا اور خود دارالحدیث میں تشریف لا کر اس کی تحسین کی۔

سماحۃ الشیخ عمر محمد فلاتہ کا شمار نابغہ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے آپ کی اچانک رحلت سے عالم اسلام ایک ممتاز اسلامی سکالر اور مجاہد سے محروم ہوئی ہے۔ خصوصا دین کے متلاشیوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔

دعا ہے اللہ تعالی مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور ان کا شمار صالحین میں کرے۔ ان کے نیک اعمال کو قبول فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

آپ کا جنازہ مسجد نبوی میں ادا کیا گیا اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ اللھم اغفرلہ و ارحمہ

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالقادر حبیب اللہ سندھی کی رحلت

عزیزی حافظ محمد بلال العماد کے ذریعے یہ افسوسناک خبر ملی کہ فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالقادر السندھی مدینہ منورہ میں رحلت فرما گئے ہیں۔ ان للہ و انا علیہ راجعون

ظہر کی نماز میں جب میں یہ روح فرسا خبر اساتذہ اور طلبہ کو سنائی تو پورا جامعہ افسردہ ہو گیا۔ دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالی مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین

الشیخ عبدالقادر مرحوم مدینہ منورہ کی ممتاز علمی شخصیت تھی۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، کویت اور پاک و ہند میں انہیں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ کے والد مولانا حبیب اللہ مرحوم جن کا انتقال بھی مدینہ منورہ میں ہوا ہے۔ بہت ہی نیک اور صالح تھے۔ کتاب و سنت کے ساتھ گہرا تعلق تھا اور اپنے صاحبزادے کو بھی اسی راستے کا مجاہد بنایا۔

پہلے آپ جامعہ ام القری مکہ مکرمہ میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد آپ اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ کلیۃ الحدیث میں بطور استاذ تشریف لائے اور ایک عرصہ تک خدمت سرانجام دیتے رہے۔ لیکن طبیعت کی ناسازی اور دائمی شوگر کے مرض کی وجہ سے آپ نے استعفی دے دیا لیکن گھر پر تدریس اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھا۔

آپ نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ خصوصا تصوف آپ کا دلچسپ موضوع ہے۔ صوفیاء کے غلط عقائد اور ان کی خرافات اور بدعات پر نہ صرف سخت تنقید کی بلکہ کتاب و سنت کی روشنی میں صوفیاء کے طرز عمل اور ان کے عقائد کو غلط ثابت کیا۔

علاوہ ازیں آپ نے بعض کبار علماء کے فتاوی اور مضامین پر بھی سنجیدگی کے ساتھ دلائل اور براہین کی روشنی میں مثبت تنقید کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مفتی عام سعودی عرب سماحۃ الشیخ ابن باز حفظہ اللہ آپ کی بڑی قدر کیا کرتے تھے۔

آپ نے متعدد بار پاکستان کا دورہ کیا۔ مختلف کانفرنسوں اور اجتماعات میں خطاب بھی کیا اور خصوصا دینی مدارس کا دورہ کیا۔ جن میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد، جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن، جامعہ العلوم اثریہ جہلم، جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ بطور خاص شامل ہیں۔

آپ بہت ہی ملنسار اور خلیق تھے۔ جب سعودیہ مدینہ منورہ جانا ہوتا۔ آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا۔ پاکستان علماء اور قائدین سے بڑی محبت کرتے اور ان کی پر تکلف ضیافت کرتے تھے۔ میاں فضل حق مرحوم کے ساتھ خصوصی تعلق تھا۔ پاکستان آتے تو میاں صاحب کے ہاں قیام ہوتا۔ اب میاں نعیم الرحمان رئیس الجامعہ کے ساتھ بھی آپ کے گہرے تعلقات تھے۔ جامعہ کے سلسلے میں ہمیشہ متفکر رہتے اور مفید مشوروں سے نوازتے۔

ان کی رحلت سے علماء اور اہل علم میں بہت خلاء پیدا ہوا ہے اور ہم سب ایک مشفق اور باعمل عالم دین سے محروم ہوئے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالی انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور تمام سوگوران کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین